پیغام محمد ﷺ کی عالمگیریت

سید سلیمان ندویؒ

دنیا میں وقتاً فوقتاً انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ سے پیغام آتے رہے مگر جیسا کہ بار بار کہا جا چکا ہے اور واقعات کی روشنی میں دکھایا جا چکا ہے، وہ تمام پیغام کسی خاص زمانہ اور قوم کے لئے آئے اور وقتی تھے اور اسلئے ان کی دائمی حفاظت کا سامان نہ ہوا، ان کی اصل برباد ہو گئی، مدتوں کے بعد مرتب کئے گئے اور ان میں تحریفیں کی گئیں، ان کے ترجموں نے ان کو کچھ سے کچھ بنا دیا۔ ان کی تاریخی سند کا ثبوت نہیں باقی رہا۔ بہت سے جعلی پیغام ان میں شریک کئے گئے اور یہ سب چند سو برس کے اندر ہو گیا۔ اگر خدا تعالیٰ کا کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے تو ان کا مٹنا اور برباد ہو جانا ہی ان کے وقتی فرمان اور عارضی تعلیم ہونے کا ثبوت ہے۔ مگر جو پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے آیا وہ عالمگیر اور دائمی ہو کر آیا اور اسی لئے وہ جب سے آیا اب تک پوری طرح محفوظ ہے اور رہے گا۔ کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی نیا پیغام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی گذشتہ پیغام کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اس کی تکمیل ہو چکی اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار میں ہوں۔ دنیا کے تمام وہ صحیفے جو گم ہو چکے ان کا گم ہو جانا ہی ان کے وقتی اور عارضی ہونے کی دلیل ہے۔ اور جو موجود ہیں ان کا ایک ایک آیت تلاش کر لو، ان کی تکمیل اور ان کی حفاظت کے وعدے کے متعلق ایک حرف نہ پاؤ گے۔ بلکہ ان کے خلاف ان کے نقص کے اشارے اور تصریحیں ملیں گی۔

دوستو! اس کے بعد سوال یہ ہے کہ پیغام محمدی ﷺ کے سوا کوئی اور پیغام الٰہی بھی عالمگیر ہو کر آیا؟ بنی اسرائیل کے نزدیک دنیا صرف بنی اسرائیل سے عبارت ہے، خدا صرف بنی اسرائیل علیہ السلام کا خدا ہے اس لئے بنی اسرائیل علیہ السلام کے انبیاءؑ اور

صحیفوں نے کبھی غیر بنی اسرائیل تک خدا کا پیغام نہیں پہنچایا اور اب تک بھی یہودی مذہب اور موسوی شریعت بنی اسرائیل تک محدود ہے۔ تمام صحیفوں میں صرف انہی کو خطاب کیا گیا ہے اور ان کو ان کے خاندانی خدا کی طرف ہمیشہ ملتفت کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے بھی اپنا پیغام بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود رکھا اور غیر اسرائیلی کو اپنا پیغام سنا کر "بچوں کی روٹی کتوں کو دینی پسند نہ کی۔" ہندوستان کے وید بھی غیر آریوں کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتے کہ ان کے علاوہ تو تمام دنیا شودر ہے اور وہاں یہ تاکید ہے کہ اگر وید کے شبد شودر کے کانوں میں پڑ جائیں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈال دیا جائے۔

پیغام محمدی ﷺ دنیا میں خدا کا پہلا اور آخری پیغام ہے جو کالے گورے، عرب وعجم، ترک وتاتار، ہندی وچینی، زنگ وفرنگ سب کے لئے عام ہے۔ جس طرح اس کا خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ "الحمد للّٰہ رب العلمین" تمام دنیا کا پروردگار ہے۔ اسی طرح اس کا رسول تمام دنیا کا رسول رحمۃ اللعالمین تمام دنیا کے لئے رحمت ہے اور اس کا پیغام بھی دنیا کے لئے پیغام ہے۔

ان ھو الا ذکری للعلمین. (انعام۔۱۰)

"نہیں ہے مگر نصیحت تمام دنیا کے لئے۔"

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا الذی لہ ملک السموات والارض. (فرقان۔ ع۔۱۱)

"برکت والا ہے وہ (خدا) جس نے اپنے بندہ پر فیصلہ والی کتاب اتاری تاکہ وہ تمام دنیا کو ہشیار کرنے والا ہو، وہ (خدا) کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی"

آپ ﷺ تمام دنیا کے نذیر ہو کر آئے جہاں تک خدا تعالیٰ کی سلطنت ہے وہاں تک آپ ﷺ کی پیغامبری کی وسعت ہے، سورہ اعراف میں ہے:

قل یا یھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض.

''کہہ دے اے لوگو! میں تم سب کی طرف (اس) اللہ کا رسول ہوں'
جس کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔''

دیکھو اس میں بھی پیغام محمدی ﷺ کی وسعت ساری کائنات تک بتائی گئی ہے' اس سے زیادہ یہ کہ جہاں تک اس پیغام کی آواز پہنچ سکے' سب اس کے دائرہ میں ہے:

واوحی الی ھذا القرآن لا نذرکم بہ ومن بلغ . (انعام)

''اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تا کہ اس سے میں تم کو
ہشیار کروں اور جس تک یہ پہنچے اس کو (ہشیار کروں)۔''

اور بالآخر:

وما ارسلنک الا کافۃً للناس بشیرا و نذیرا. (سبا)

''اور ہم نے نہیں بھیجا تم کو (اے محمد ﷺ) لیکن تمام انسانوں کے
لئے خوشخبری سنانے والا اور ہشیار کرنے والا (بنا کر)''

ان حوالوں سے یہ امر پوری طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ سارے مذہبوں میں صرف اسلام نے اپنے دائمی اور آخری اور کامل اور عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھ سے پہلے تمام انبیاءؑ صرف اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے اور میں تمام قوموں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔'' یہ ہمارے دعویٰ کا مزید ثبوت ہے اور تاریخ کی عملی شہادت ہماری تائید میں ہے۔ الغرض کہنا یہ ہے کہ پیغام محمدی ﷺ بھی اسی طرح کامل' دائمی اور عالمگیر ہے جس طرح اس پیغام کو لانے والے کی سیرت اور اس کا عملی نمونہ کامل' دائمی اور عالمگیر ہے۔

ظہور محمدی ﷺ سے پہلے دنیا کی یہ کل آبادی مختلف گھرانوں میں بٹی ہوئی تھی لوگ ایک دوسرے سے ناآشنا تھے۔ ہندوستان کے رشیوں اور منیوں نے آریہ ورت سے باہر خدا کی آواز کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی تھی۔ ان کے نزدیک پرمیشور صرف پاک آریہ ورت کے باشندوں کی بھلائی چاہتا تھا۔ خدا کی رہنمائی کا عطیہ صرف اسی ملک اور یہیں کے بعض خاندانوں کے لئے محفوظ تھا۔ زرتشت خاک پاک ایران کے پاک نژاد کے سوا اور کہیں

خدا تعالیٰ کی آواز نہیں سنتا تھا۔ بنی اسرائیل ؑ اپنے خاندان سے باہر کسی رسول اور نبی کی بعثت اور ظہور کے حق نہیں سمجھتے تھے۔ یہ پیغام محمدی ﷺ ہی ہے جس نے یورپ' پچھم' اتر' دکھن ہر طرف خدا کی آواز سنی اور بتایا کہ خدا کی راہنمائی کے لئے ملک قوم اور زبان کی تخصیص نہیں' اس کی نگاہ میں فلسطین ایران' ہندوستان اور عرب سب برابر ہے۔ ہر جگہ اس کے پیغام کی بانسری بجی اور ہر طرف اس کی راہنمائی کا نور چمکا۔

وان من امه الا خلافیها نذیر. (فاطر)

''اور نہیں ہے کوئی مگر یہ کہ اس میں گزر چکا ایک ہشیار کرنے والا''

ولکل قوم هاد. (رعد)

''اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہے۔''

ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومهم. -(روم)

''اور ہم نے تجھ سے پہلے کتنے رسول ان کی اپنی اپنی قوم کے پاس بھیجے۔''

ایک یہودی اپنی قوم سے باہر کسی پیغمبر کو تسلیم نہیں کرتا۔ ایک عیسائی کے لئے بنی اسرائیل کے یاد دوسرے ملکوں کے راہنماؤں کو تسلیم کرنا ضروری نہیں اور ایسا کرنے سے اس کے سچے عیسائی ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ہندو دھرم کے لوگ آریہ ورت کے باہر خدا کی کسی آواز کے قائل نہیں۔ ایران کے زردشتی کو اپنے ہاں کے سوا دنیا ہر جگہ اندھیری معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ محمد ﷺ رسول اللہ ہی کا پیغام ہے کہ ساری دنیا ایک ہی خدا کی مخلوق ہے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں ساری قومیں اور نسلیں برابر کی شریک ہیں۔ ایران ہو یا ہندوستان' چین ہو یا یونان' عرب ہو یا شام' ہر جگہ خدا کا نور یکساں چمکا۔ جہاں جہاں بھی انسانوں کی آبادی تھی خدا نے اپنے قاصد بھیجے' اپنے راہنما اتارے اور ان کے ذریعے اپنے احکام سے سب کو مطلع فرمایا۔

اسلام کی اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک دنیا کے تمام پیغمبروں پر' پہلی آسمانی کتابوں پر اور گذشتہ ربانی الہاموں پر یقین نہ رکھے۔ جن جن پیغمبروں کے قرآن میں نام ہیں ان کو نام بنام اور جن کے نام نہیں معلوم' یعنی قرآن نے نہیں بتائے ہیں وہ کہیں بھی گزرے ہوں اور ان کے جو نام بھی ہوں ان

سب کو سچا اور راست باز ماننا ضروری ہے۔ مسلمان کون ہیں؟

الذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک. (بقرہ)

"جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو اے محمد ﷺ تم پر اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا۔"

پھر سورۂ بقرہ کے بیچ میں فرمایا

ولکن البر من امن باللّٰہ والیوم لا خروالملٓئکۃ والکتب والنبیین . (بقرہ)

"لیکن نیکی اس کی ہے جو خدا پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور تمام نبیوں پر ایمان لایا۔"

اسی سورۃ کے آخر میں ہے کہ پیغمبر اور اس کے پیرو

کل امن باللّٰہ وملکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ (بقرہ)

"سب ایمان لائے خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ہم اس کے رسولوں میں باہم فرق نہیں کرتے۔"

یعنی یہ نہیں کہہ سکتے کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض پر نہیں۔ تمام مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے:

یا یہا الذین امنوا امنوا باللّٰہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی انزل من قبل . (نساء۔۲۔ع۲)

"اے ایمان لا چکنے والو! ایمان لاؤ خدا پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری گئی۔"